B.A. part - I
paper - I
page - I
Date - 26.04.2021

Topic - "Hai aaj yun Khushnuma Noor-e-Sahar Rang-e-Shafaque" Quasida Ka Khulasa

"ہے آج یوں خوشنما نور سحر رنگ شفق" قصیدہ کا خلاصہ

درج بالا شعر کا مصرعہ اور اس کے بعد آنے والے اشعار کے تخلیق کار شیخ ابراہیم ذوق ہیں۔ چونکہ ذوق مغلیہ خاندان کے درباری شاعر تھے۔ اس دور میں ہونے والے ہر موقع پر قصیدہ کہنا ان کا مشغلہ تھا۔ جس زمانہ میں یہ قصیدہ کہا گیا اس وقت استاد ذوق کی شہرت بلند ہو چکی تھی۔ قرب و جوار کے نامور شعراء و ادبا اصلاح کی غرض سے استاد ذوق کے یہاں تشریف لاتے تھے۔ اور ان سے اصلاح لے کر ہی مشاعروں میں اپنا کلام پیش کرتے تھے۔

اس قصیدے کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے اس کا تاریخی پس منظر جاننا ضروری ہے۔ چنانچہ اس کا تاریخی پس منظر یہ ہے کہ یہ قصیدہ ۱۸۳۰ء کا لکھا ہوا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ مغلیہ خاندان کا آخری بادشاہ بہادر شاہ ظفر جو ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ کی بدولت اسے قید کر کے رنگون بھیج گیا۔ اس کے تخت نشینی کے موقع پر استاد ذوق نے یہ مرصع قصیدہ پڑھا اور اس قصیدے کے لئے ہی استاد شیخ ابراہیم ذوق کو "ملک الشعراء" کے خطاب سے نوازا گیا۔

شاعر کہتا ہے کہ کیا ہی خوشنما اور پر فضا اور سہانا سا ماحول ہے کہ صبح و شام نور اور روشنی کی بارش ہو رہی ہے۔ ایسا لگ رہا ہے کہ یہاں خورشید کا سماں جلوہ فگن ہے۔ آج مسرت و شادمانی کا دور ہے۔ آج ہر چہار جانب نسترن و سمن اور لالہ و گل کی خوشبو سے محفل معطر اور ہر شخص کا چہرہ مسرت و شادمانی سے لبریز ہے۔ اور ایسا موقع اور ماحول سچ پوچھئے تو بار بار نہیں ملتا۔

شاعر آگے کہتا ہے کہ آج ہر انسان سراپا خوشگوار دکھ رہا ہے۔ ہر انسان کا لباس خوش ذوقی پر مبنی ہے۔ اور ایسے ماحول میں صبح نور اور شام شفق بھی خوشنما دکھائی دے رہا ہے یعنی سبھی لوگ آج کی اس ناچ رنگ کی محفل میں مسرور اور شادماں ہیں۔ آج ہر ذی نفس کے چہرے کی پیشانی پر چاند اور ستارے جلوہ گر ہیں یعنی ہر ایک کا چہرہ چاند اور ستارے کی مانند چمک رہا ہے اور صف نازک کے ہاتھوں مہندی کا رنگ سرخ ہو رہا ہے۔ اور تمام لوگ اس محفل میں خوش ذوق اور خوش رنگ نظر آ رہے ہیں۔ شاعر آگے کہتا ہے کہ اس محفل میں ہر شخص کے

لب پر تبسم ہے - اور ایسا لگتا ہے کہ موسم بہار کا سماں ہے ۔ اور گلوں کے دامن پارہ کھانے کی وجہ سے سرخ نظر آرہا ہے، یعنی آج کی پررونق بزم میں ہر ذی روح لطف و سرور میں غرق ہے ۔ شاعر اسے شعر میں کہتا ہے کہ آج ایسا پررونق مجمع ہے کہ یہاں ہر مہر و جواں کی محفل لطف و انبساط کے بحر میں غوطہ زن ہے ۔ اور ہر ذی روح کے چہرے پر روشنی کی بارش ہو رہی ہے ۔ دل و دماغ رنگین اور افق کے ساتھ رونق اور روشن ہیں ۔ ساتھ ہی نور سحر رنگ شفق بھی جلوہ فگن ہے شاعر اس پررونق محفل کا نقشہ کھینچتے ہوئے اور اطراف و اکناف کے ماحول کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آج چاند کا حسن اور گل بوٹے کی خوشبو نے اس محفل کو معطر کر دیا ہے اور ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ صبح کی روشنی عیاں ہے - اور رنگ شفق واضح اور نمایاں ہے -

شاعر کہتا ہے کہ آج بہادر شاہ ظفر کا جشن ہے ۔ آج ان کا مرتبہ بلند و بالا ہے اور مزید ہونے والا ہے - اس لئے ہر چہار جانب پر فضا اور پر مسرت ماحول کا بازار گرم ہے ۔ ہم آج اس محفل میں دیکھ رہے ہیں کہ یہ برگ و گل افشانی کی وجہ سے خجالت سے پانی پانی ہو گیا ۔ یعنی گل و بوٹے تو ویسے ہی خوشنما اور خوش رنگ دکھائی دیتے ہیں ۔ پھر وہ شبنم آلود ہو گیا تو اس وجہ کر محفل میں چار چاند لگ گیا ۔ ساتھ ہی صبح کی روشنی اور شفق کا رنگ اپنے آپ میں خوشنما منظر پیش کر رہا ہے ۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہ قصیدہ بہادر شاہ ظفر کی تخت نشینی کے موقع پر تحریر کیا گیا ہے شیخ ابراہیم ذوق کا بہترین اور خوبصورت قصیدہ ہے ۔